فون نمبر ۲۹ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ــ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم سہ شنبہ — ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۳ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۵ وفا ۱۳۴۵ ہش | ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ | ۵ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۵۳

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا فیضان چودہ سو سال سے جاری ہے

اور یہ فیضان تاقیامت جاری رہے گا

اس زمانہ میں اس دعویٰ کا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہے

ربوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرۃ مقدسہ پر علماء سلسلہ کی تقاریر

ربوہ ــــ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۶۶ مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ کو یہاں یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم عشق و محبت اور دلی عقیدت و دابستگی کے گہرے جذبات کے عالم میں پورے احترام کے ساتھ منایا گیا۔ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ۹ بجے صبح مسجد مبارک میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت وسیع پیمانہ پر ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں علمائے سلسلہ نے بنیوں کے سردار خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور سیرتِ مقدسہ پر ایمان افروز تقاریر کرکے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے فیضان، آنحضورؐ کے اخلاقِ عالیہ اور امنِ عالم کے قیام کے سلسلہ میں آنحضورؐ کے عدیم النظیر کارناموں پر روشنی ڈالکر آنحضورؐ کی خدمتِ اقدس میں عشق و محبت اور دلی عقیدت و فدائیت کا نذرانہ پیش کیا۔ جلسہ میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ چنانچہ انہوں نے بھی بتعداد کثیر شریک ہوکر آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اذکارِ مقدس سے فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل کی۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی نور الحق صاحب انور سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے کی۔ بعدہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ یا عین فیض اللہ والعرفان کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھکر سنائے۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے فیضان پر بہت عالمانہ تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت دنیا کی حالت کا نقشہ پیش کرنے کے بعد دلائل و براہین کی روشنی میں اس امر کو بالوضاحت پیش کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا سب سے پہلا اور عظیم الشان فیضان یہ ہے کہ آپ نے دنیا کو ایک خدائے واحد کا علم اور عرفان عطا کیا جس سے وہ یکسر بیگانہ ہو چکی تھی۔ پھر آپ نے علم ہی نہیں دیا بلکہ خدا سے انسانوں کو ملانے اور انہیں لقائے الٰہی کی دولت سے مالا مال کرنے کا طریق بھی بتا دیا چنانچہ آپ نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت دنیا میں اعلان کیا اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی یہ کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تم اللہ تعالےٰ کے محبوب بن جاؤ تو تم میری پیروی کرو، اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ آپؐ کی اتباع کی برکت سے محبت الٰہی کا حاصل ہونا آپ کی قوتِ قدسیہ کے فیضان کے جاری و ساری رہنے پر دال ہے۔ اور یہ فیضان قیامت تک جاری رہے گا، چنانچہ ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین کے قرآنی وعدہ کے مطابق امت محمدیہ میں ہر زمانہ میں بکثرت ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جو علیٰ قدر مراتب فاتبعونی یحببکم اللہ کے مصداق تھے اور اس زمانہ میں اس دعوے کا ثبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرزند جلیل کو تیرہ سو سال بعد مامور من اللہ کی حیثیت سے دنیا میں مبعوث فرماکر اس امر کا ثبوت دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کا فیضان جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ (باقی صفحہ پر)

اخبار احمدیہ

ــ ربوہ ۴ جولائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

ــ ربوہ مورخہ ۲ جولائی کو صبح ساڑھے سات بجے مسجد مبارک میں تشریف لاکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح فرمایا۔ حضور نے مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے کلاس میں شامل ہونے والے احباب کو نہایت ہی بصیرت افروز خطاب سے سرفراز فرمایا۔ حضور نے فرمایا اللہ تعالےٰ سے تعلق قائم کرنے اور اس تعلق کو پختہ سے پختہ تر بنانے کے لئے ان دس علوم سے کماحقہ واقفیت ضروری ہے جنہیں اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ حضور نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں ان دس مستقل علوم کو نہایت بصیرت افروز پیرائے میں واضح فرمایا۔ اور کلاس میں شامل ہونے والے احباب کو تلقین فرمائی کہ وہ اس کلاس میں قرآن مجید کی تفسیر پڑھتے وقت ان علوم کو ذہن میں لاکر سوچتے رہیں کہ زیر مطالعہ آیات کا ان دس علوم میں سے کس علم کے ساتھ تعلق ہے۔ اس سے انہیں انسانی زندگی کے حقیقی مقصد یعنی تعلق باللہ کے حصول میں بہت مدد ملے گی۔ اس بصیرت افروز خطاب کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح اللہ تعالےٰ کے حضور عاجزانہ دعا کے ساتھ عمل میں آیا۔ کلاس انشاء اللہ العزیز ۳۱ جولائی تک جاری رہیگی۔

ــ ربوہ۔ مورخہ یکم جولائی ۱۹۶۶ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے قرآن مجید کی عظمت و شان اور قرآنی علوم سیکھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی اہمیت پر بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے قرآن مجید کی آیت اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ کی تفسیر بیان کرکے واضح فرمایا کہ چونکہ قرآن مجید اپنی ذات میں بے انتہا رفعت اور عظمت و شان کا حامل ہے۔ اس لئے احکام قرآنی پر عمل کرنے سے انسان کو رفعت اور عظمت حاصل ہوتی ہے۔

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۴ جولائی۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ بخار پہلے کی نسبت قدرے کم ہے۔ عام حالت بھی پہلے سے بہتر ہے گو ابھی تک تشویشناک ہی ہے ضعف اور کمزوری بدستور چل رہی ہے سانس کے جو دورے پڑتے تھے ان میں خدا کے فضل سے کمی ہے۔

احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ جولائی ۱۹۶۶ء

اسلام — دین اور دنیا

آج تمام دنیا دین کو چھوڑ کر سراسر دنیا پر گرگئی ہے۔ اس لئے اللہ تعالے نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں مبعوث کیا ہے کہ وہ حقیقی اسلام کو دنیا میں قائم کرے۔ اور دنیا کو اس امر پر آمادہ کرے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے معنی یہی ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دنیا کو ترک کرکے ایسا کیا جائے بلکہ اسلام دنیا ہی کے کاموں پر اللہ تعالے کا رنگ چڑھانا چاہتا ہے۔ اور یہی مطلب ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا۔ یعنی انسان دین کو چھوڑ کر خالصۃً دنیا پر نہ گرجائے۔ مگر آج دنیا پر نظر ڈالیں تو جیسا کہ ہم نے کہا ہے نہ صرف غیر مسلم اقوام بلکہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خود مسلمان بھی اسلام کو بھول گئے ہیں۔ اور وہ دین کو چھوڑ کر دنیوی ترقیوں ہی کو فلاح سمجھنے لگے ہیں۔

یہ بیماری جو اس وقت دنیا کو لگ گئی ہے کوئی معمولی بیماری نہیں ہے۔ اس بیماری سے انسانیت کی حقیقت فنا ہوگئی ہے۔ اور ہر قوم کے لوگ اب صرف دنیوی تمتع ہی کو زندگی کا مقصد سمجھنے لگے ہیں۔

یہ بیماری کوئی آج ہی انسان کو نہیں لگی بلکہ جب سے دنیا بنی ہے اسی وقت سے اس کا آغاز بھی ہوا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان مادی حالات سے پہلے متاثر ہوتا ہے۔ ضروریات زندگی مادی ہی سمجھی جاتی ہیں۔ پہلا تاثر بھوک کا تاثر ہے۔ جب بچہ اس دنیا میں آتا ہے۔ تو وہ سب سے پہلے خوراک ہی کی طرف راغب ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ دوسری ضروریات کی طرف توجہ دینے لگتا ہے۔ یہ سب چیزیں اولاً مادی حیثیت ہی رکھتی ہیں۔ انسان کو مادی تاثرات لینے کے لئے ظاہری حواس خمسہ دیئے گئے ہیں۔ یہ حواس خمسہ مادی اشیاء کا علم ہی انسان کو دیتے ہیں۔ اس طرح انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ مگر جب بچہ ذرا سیانا ہوتا ہے تو اس کو معلوم ہونے لگتا ہے کہ صرف مادی احساسات ہی سب کچھ نہیں ہیں بلکہ زندگی میں معنی پیدا کرنے کے لئے بعض ایسے احساسات بھی ہیں جو مادی حواس خمسہ کے مرہون منت نہیں بلکہ ان کا منبع کہیں اور ہے۔ مثلاً وہ خوراک کے متعلق ہی یہ سوچنے لگتا ہے کہ جتنی خوراک اس کے قبضہ میں ہے سب ایک دفعہ ہی استعمال نہیں کرلینی چاہیئے۔ اور نہ ساری خوراک اس کے ہی لئے ہے۔ بلکہ اس میں اور بھی حصہ دار ہیں۔ یہ احساس مادی احساس نہیں کہا جاسکتا۔ ایک ماں جو اپنے بچہ کو سب سے پہلے اچھی چیز دیتی ہے۔ یا اس کے لئے بچا لیتی ہے۔ تو یہ احساس بھی مادی نہیں ہے بلکہ مادی حواس سے کوئی بالا حس ہے۔ یہ کبھی عقل انسانی سے بھی بالا ہوجاتی ہے۔ مثلاً ایک ماں اپنے بچے کو بہتر چیز محض مادی احساس کی وجہ سے نہیں دیتی بلکہ اس کے اور اس کے اپنے بچہ کے درمیان ایک غیر مادی احساس کام کرتا ہے جس کو ہم محبت کہہ سکتے ہیں الغرض محبت کی وجہ سے انسان بعض ایسے کام کرتا ہے جو ظاہری حواس سے محسوس نہیں ہوسکتے اور نہ ان کا منبع ظاہری حواس ہوتے ہیں بلکہ غیر مادی تاثرات ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک بچہ کی جوں جوں معلومات بڑھتی ہیں توں توں وہ غیر مادی احساسات زیادہ سے زیادہ محسوس کرنے لگتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ جب میں پیدا ہوا تھا تو ماں کے پستانوں میں پہلے ہی دودھ موجود تھا۔ ایسا کیوں ہے کون ہے جس نے یہ سامان میرے لئے پہلے ہی مہیا کر رکھا تھا۔ پھر وہ دنیا پر نظر ڈالتا ہے تو اس کو معلوم ہوتا ہے کہ جتنی چیزیں اس کی زندگی کے لئے ضروری ہیں وہ دنیا میں پہلے ہی موجود ہیں۔ ہوا پانی اور آگ اور مختلف ٹھوس اشیاء مثلاً مٹی وغیرہ جس سے درخت اُگتے ہیں اور ان کو پھل لگتے ہیں اور جو میری خوراک بنتے ہیں۔ یہ سب کہاں سے آئے ہیں۔ کون ہے جس نے یہ چیزیں پہلے سے ہی اس کے لئے تیار کرکے رکھی ہیں وہ دیکھتا ہے کہ کسان زمین میں ہل چلاتا ہے۔ بیج ڈالتا ہے اور آبیاری کرتا ہے۔ گندم کے ہرے ہرے پودے مٹی سے نمودار ہوجاتے ہیں جو بڑھتے ہیں۔ ان کو خوشے لگتے ہیں جن میں دانے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ دانے پک جاتے ہیں۔ انسان ان کو اکٹھا کرتا ہے۔ اور لوگ ان دانوں سے اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں۔ بظاہر تو یہ انسان کا کام معلوم ہوتا ہے مگر غور کیا جائے تو انسانوں کا کام اس کام کی نسبت جو قدرت سرانجام دیتی ہے کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اگر زمین اور پانی میں اناج اگانے کی قوتیں پہلے قدرت نے نہ رکھی ہوں تو کسان کتنی بھی محنت کرے اناج پیدا نہیں کرسکتا۔ یہ عظیم الشان کام آخر کون سرانجام دیتا ہے۔ وہ اس کی کنہ نکالنے پر فکر کو دوڑاتا ہے۔ مگر جیسا کہ حافظ شیرازی نے کہا ہے کہ ؎

کس نکشود و نکشاید بحکمت ایں معمہ را

یعنی اس معمہ کو کوئی حل نہیں کرسکتا اور نہ حکمت اور غور سے یہ معمہ حل ہوسکتا ہے۔ اس طرح وہ حیران و پریشان ہوجاتا ہے۔ کبھی تو وہ دھرتی کی پوجا کرتا ہے کبھی ہوا اور پانی کی اور جب وہ دیکھتا ہے کہ جب آسمان سے پانی برستا ہے۔ تو فصل خوب پھلتی پھولتی ہے۔ تو وہ بادلوں میں دیوتا دیکھنے لگتا ہے۔ اس طرح وہ حواس خمسہ سے بالا ہو کر کسی نادیدہ ہستی کی تلاش کرنے لگتا ہے۔ مگر وہ عقل سے یہ عقدہ حل نہیں کرسکتا۔ اور ٹامک ٹوئیے کھانے لگتا ہے۔ آخر بڑے غور و خوض سے وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اس پر حکمت کارخانہ کائنات کو معرض وجود میں لانے والی اور اس کو چلانے والی کوئی واحد ہستی ہونی چاہیئے مگر اس سے بھی بڑھ کر انسان تجرباتی ثبوت ایسی ہستی کا چاہتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"کیا ہم اس زندگی میں جو ہماری آخرت کے ذخیرہ کے لئے یہی ایک پیمانہ ہے اس بات پر راضی ہوسکتے ہیں کہ ہم اس سچے اور کامل اور قادر اور زندہ خدا پر صرف قصول اور کہانیوں کے رنگ میں ایمان لاویں۔ یا محض عقلی معرفت پر کفایت کریں جو اب تک ناقص اور ناتمام معرفت ہے۔ کیا خدا کے سچے عاشقوں اور حقیقی دلدادوں کا دل نہیں چاہتا کہ اس محبوب کے کلام سے لذت حاصل کریں؟ کیا جنہوں نے خدا کے لئے تمام دنیا کو برباد کیا۔ دل کو دیا۔ جان کو دیا۔ وہ اس بات پر راضی ہوسکتے ہیں۔ کہ صرف ایک دھندلی سی روشنی میں کھڑے ہوکر مرتے رہیں۔ اور اس آفتاب صداقت کا منہ نہ دیکھیں؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس زندہ خدا کا اناالموجود کہنا وہ معرفت کا مرتبہ عطا کرتا ہے۔ کہ اگر دنیا کے تمام فلاسفروں کی خود تراشیدہ کتابیں ایک طرف رکھیں۔ اور ایک اناالموجود خدا کا کہنا۔ تو اس کے مقابل وہ تمام دفتر ہیچ ہیں۔ جو فلاسفر کہلا کر اندھے رہے۔ وہ ہمیں کیا سکھلائیں گے۔ غرض اگر خدا تعالے نے حق کے طالبوں کو کامل معرفت دینے کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو ضرور اس نے اپنے مکالمہ اور مخاطبہ کا طریق کھلا رکھا ہے۔ اس بارے میں اللہ جل شانہ قرآن شریف میں یہ فرماتا ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم ۰ صراط الذین انعمت علیھم

یعنی اے خدا ہمیں وہ استقامت کی راہ بتا جو راہ ان لوگوں کی ہے۔ جن پر تیرا انعام ہوا ہے۔ اس جگہ انعام سے مراد الہام اور کشف وغیرہ آسمانی علوم ہیں۔ جو انسان کو براہ راست ملتے ہیں۔ ایسا ہی ایک دوسری جگہ فرماتا ہے۔

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون

یعنی جو لوگ خدا پر ایمان لاکر پوری پوری استقامت اختیار کرتے ہیں۔ ان پر خدا تعالے کے فرشتے اترتے ہیں۔ اور یہ الہام ان کو کرتے ہیں۔ کہ تم کچھ خوف اور غم نہ کرو۔ تمہارے لئے وہ بہشت ہے جس کے بارے میں تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ سو اس آیت میں بھی صاف لفظوں

(باقی دیکھیں ص۸)

رسُولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کے چند پہلو

(محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم)

(۲)

اپنے متعلق

قرآن شریف:-

قل انا بشرٌ مثلکم یوحی الیّ

کہہ دے کہ مَیں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔ فرق یہ ہے کہ مجھ پر وحی کی گئی ہے۔

(و) معوذ بن عفراء کی بیٹی "ربیعہ" کی شادی کے موقعہ پر اسکے گھر حضورؐ تشریف لے گئے۔ لڑکیاں دف کے ساتھ شہدائے بدر کے مرثیے گا رہی تھیں کہ یہ مصرع آیا ع

"وفینا نبیٌ یعلم مافی غدٍ"

کہ ہم میں نبی صلعم ہیں جو کل آئندہ کی بھی باتیں جانتے ہیں۔ حضورؐ نے اسے ناپسند فرمایا اور اس کا پڑھنا روک دیا (مسلم)

(ب) ایک صاحب حضورؐ کے پاس آئے اور باتوں باتوں میں کہا۔ "جو خدا چاہے اور جو حضورؐ چاہیں" حضورؐ نے اسے بھی ناپسند فرمایا۔ اور فرمایا "تم نے خدا کا شریک اور ہمسر ٹھہرایا۔ کہو جو خدا تعالیٰ تنہا چاہے" (ادب المفرد امام بخاری)

ضبطِ نفس

اپنے نفس کو اپنے قابو میں رکھنا بھی اعلیٰ اخلاق کی علامت ہے۔ غلبۃ الاحمق فی فمہٖ احمق کی نشانی یہ ہے کہ جو بات آئے منہ سے نکال دیتا ہے مگر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے آپ پر کمال قابو حاصل تھا۔ چنانچہ (ا) قرآن میں ہے عبس و تولّٰی ان جاءہ الاعمٰی۔

کہ رسولِ خدا کے پاس ایک اندھا آیا حضورؐ کفار کو تبلیغ فرما رہے تھے۔ اسنے دخل در معقولات دینا چاہا۔ حضورؐ کو بہت ناگوار معلوم ہوا۔ بجائے اسکے کہ حضورؐ اس کو ڈانٹ دیتے اور بُرا بھلا کہتے آپ نے اپنے غصہ کا اظہار صرف تیوری چڑھانے اور پرے ہٹ جانے سے ہی کیا۔ جس کو وہ اندھا دیکھ نہیں سکتا تھا۔

(ب) جنگِ حنین کے موقعہ پر جب حضورؐ نے مولفۃ القلوب کو زیادہ حصہ دیا تو انصار میں سے بعض نوجوانوں نے اعتراض کیا۔ جب حضورؐ کو معلوم ہوا تو صرف اسی قدر فرمایا

رحمۃ اللہ علیٰ موسیٰ

فقد اوذی اکثر من

ذٰلک فصبر"

کہ خدا تعالےٰ کی رحمت ہو موسیٰ علیہ السلام پر کہ ان کو اس سے زیادہ تکلیف دی گئی مگر آپ نے صبر کیا۔

غریبوں پر شفقت

قرآن شریف:-

فاما الیتیم فلا تقھر

واما السائل فلا تنھر

(الضحیٰ ع ۱)

پس تو کسی یتیم سے سختی نہ کر اور کسی سائل کو مت جھڑک۔

(و) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا "اے عائشہ! کسی مسکین کو اپنے دروازہ سے نامراد نہ پھیر۔ گو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔ اے عائشہ! غریبوں سے محبت کرو اور ان کو اپنے نزدیک کرو تو خدا تعالےٰ تم کو اپنے نزدیک کرے گا"۔ (مشکوٰۃ)

(ب) حضرت سعد بن ابی وقاص اپنے آپ کو فقیروں سے بالا سمجھتے تھے حضورؐ نے ان سے فرمایا "تم کو جو نصرت اور روزی میسر آتی ہے انہی غریبوں کی بدولت آتی ہے"۔ (مشکوٰۃ)

سادگی

(ا) کان رسول اللہ صلعم یحلب العنز و یجلس علی الارض و کان یخصف النعل و یرقع الثوب و یلبس المخصوف والمرقوع۔

(المختصر فی اخبار البشر)

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بکریوں کا دودھ دوہتے تھے اور زمین پر بیٹھتے تھے جوتی کو گانٹھتے تھے اور کپڑے کو ٹکڑے لگاتے تھے اور گانٹھا ہوا جوتا اور کپڑا پہنتے تھے۔

بادشاہ ہو کر یہ سادگی دلیل ہے اس امر پر کہ حضورؐ نے اپنی تمام زندگی دنیا سے ہٹا کر خدا تعالےٰ کی عبادت کے لئے وقف فرما دی تھی۔ قل ان صلوٰتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

بچوّں پر شفقت

ہجرت کے موقعہ پر جب آپؐ مدینۃ النبی میں وارد ہوئے تو انصار کے بچے مکانوں پر بیٹھے گا رہے تھے حضورؐ نے ان سے پوچھا "کیا تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟" انہوں نے کہا "ہاں" فرمایا "مَیں بھی تم سے محبت کرتا ہوں"۔ (صحیح مسلم)

مساوات

قرآن شریف:-

یاایھا الناس انا خلقناکم

من ذکر و انثی وجعلناکم

شعوبًا و قبائل لتعارفوا

ان اکرمکم عنداللہ

اتقاکم۔ (حجرات ع ۲)

اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہارے کنبے اور قبیلے بنائے تاکہ تم پہچانے جاسکو۔ ورنہ تم میں سب سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے اخلاقِ کریمہ کا اس طرح ثبوت دیا کہ دنیا سے گورے کالے۔ شودر و برہمن۔ اونچ و نیچ۔ عربی و عجمی کی تمیز اٹھا دی اور اپنے سب سے آخری حج (حجۃ الوداع) کے موقعہ پر بلند آواز سے فرمایا:-

لیس للعربی فضل علی العجمی

ولا للعجمی فضل علی العربی

کلھم ابناء آدم و آدم

من التراب۔

کہ کسی عربی کا حق نہیں ہے کہ کسی عجمی پر فضیلت کا دعوےٰ کرے اور نہ ہی کسی عجمی کا حق ہے کہ کسی عربی پر فضیلت جتائے۔ تمام کے تمام آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے تھا۔

مسیح موعودؑ کی شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو کون سمجھ سکتا ہے۔ حضورؑ نے آنحضرت صلعم کے متعلق فرمایا:-

وجہ المھیمن ظاھرٌ فی وجھہٖ

وشئونہٗ لمعت بھذا الشان

لاشک ان محمدًا خیر الوریٰ

ریق الکرام ونخبۃ الاعیان

واللہ ان محمدًا کردافۃٍ

وبہ الوصول بسدۃ السلطان

یاسیدی قد جئت بابک لاھفًا

والقوم بالاکفار قد اٰذانی

ترجمہ:- خدا تعالےٰ کی صورت آنحضرت صلعم کی صورت میں نظر آتی ہے۔ اور آپؐ کی شان میں خدا کی شان نمایاں ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلعم تمام انسانوں سے اچھے ہیں اور آپؐ برگزیدہ کرام اور چیدہ اعیان ہیں۔ خدا کی قسم! رسولِ خدا صلعم خدا تعالیٰ کے دربار تک پہنچنے کے لئے دروازہ ہیں۔ آپؐ کے واسطہ کے سوا خدا تعالےٰ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اے میرے آقا صلعم! میں آپ کے دروازہ پر بڑے رنج و افسوس کے ساتھ آیا ہوں کہ میری قوم نے مجھے کافر کہہ کر بہت ایذا دی ہے ؎

یاربّ صلّ علیٰ نبیّک دائمًا

فی ھٰذہ الدنیا وبعثٍ ثانٍ

(الفضل ۲۶ اپریل ۲۹ء)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی رسید بکیں

فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی رسید بکیں جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہیں۔ عہدیداران کی خدمت میں تاکیدی گزارش ہے کہ ان رسید بکوں کے پہنچنے کی اطلاع فوری طور پر دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں بھجوا دیں۔

۲۔ جن رسید بکوں سے سب رسیدیں کٹ جائیں وہ مستعملہ رسید بکیں جلد تر دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں واپس بھجوا دی جائیں تاکہ پڑتال کے بعد متعلقہ جماعتوں سے اُن کی واپسی ریکارڈ میں نوٹ کر لی جائے۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ

ابتدائی زندگی کے اہم واقعات

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ حیدرآباد)

نوٹ:۔ یہ مضمون ۲۸ جون کو ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے نشر کیا گیا۔

ہمارے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا نام محمد تھا جس کے معنے ہیں "بہت ہی قابلِ تعریف"۔ آپ کی پیدائش واقعۂ فیل کے پچاس دن بعد ۱۲ ربیع الاوّل مطابق ۲۰ اگست ۵۷۰ عیسوی کو ہوئی۔ حضورؐ کے والد بزرگوار کی وفات کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا حضورؐ کی پیدائش سے پہلے ہوئی یا بعد میں۔ چنانچہ امام ابن قیم اپنی کتاب زاد المعاد میں فرماتے ہیں:۔

"واختلف فی وفاة ابیه عبد الله هل توفی ورسول الله صلے الله علیه وسلم حمل او توفی بعد ولادته علی قولین اصحهما انه توفی ورسول الله صلی الله علیه وسلم حمل والثانی انه توفی بعد ولادته بسبعة اشهر۔"

(زاد المعاد فی سیرة خیر العباد جلد اوّل ص۱۷ مطبوعہ مصر)

یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے والد عبد اللہ کی وفات کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا وہ اس وقت فوت ہوئے جب آپؐ بطنِ مادر میں تھے یا آپؐ کی ولادت کے بعد؟ دونوں باتوں میں زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ اس وقت فوت ہوئے جب آپؐ بطنِ مادر میں تھے اور دوسرا قول یہ ہے کہ حضورؐ کی ولادت کے سات ماہ بعد والد کا انتقال ہوا۔ جب آپؐ کی ولادت ہوئی تو آپؐ کی والدہ نے فوراً آپؐ کے دادا عبد المطلب کو اطلاع بھجوائی جو سنتے ہی خوشی خوشی بی بی آمنہ کے پاس آئے۔ بی بی آمنہ نے ان کے سامنے لڑکا پیش کیا۔ عبد المطلب بچّے کو اٹھا کر بیت اللہ میں لے گئے اور وہاں جا کر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کیا اور بچّے کا نام محمدؐ رکھا۔

رضاعت

مکّہ کے شرفاء میں یہ دستور تھا کہ مائیں اپنے بچّوں کو خود دودھ نہ پلاتی تھیں بلکہ عام طور پر بچّے شہر سے باہر بدوی لوگوں میں دائیوں کے سپرد کر دئے جاتے تھے۔ اس کا یہ فائدہ ہوتا تھا کہ جنگل کی کھلی ہوا میں رہ کر بچے تندرست اور طاقتور ہوتے تھے اور زبان بھی عمدہ اور صاف سیکھتے تھے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شروع شروع میں آپؐ کی والدہ نے اور پھر ثوبیہ نے دودھ پلایا۔ ثوبیہ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رضاعت مستقل طور پر حلیمہ کے سپرد ہوئی جو قوم ہوازن کے قبیلہ بنی سعد کی ایک خاتون تھیں اور دوسری عورتوں کے ساتھ مل کر مکّہ میں دایہ کے طور پر کسی بچہ کی تلاش میں آئی تھیں۔ ایک یتیم بچے کو اپنے ساتھ لے جاتے ہوئے حلیمہ ابتداءً خوش نہ تھیں۔ ان کی خواہش تھی کہ کوئی زندہ باپ والا بچہ ملے جہاں زیادہ انعام و اکرام کی امید ہو سکتی تھی۔ چنانچہ شروع شروع میں انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جانے سے تامل کیا مگر جب کوئی اور بچہ نہ ملا اور ان کی ساتھی سب عورتوں کو بچے مل چکے تھے تو وہ خالی ہاتھ جانے سے بہتر سمجھ کر آپؐ کو اپنے ساتھ لے گئیں لیکن جلد ہی حلیمہ کو معلوم ہو گیا کہ جو بچہ وہ اپنے ساتھ لائی ہیں اس کا ستارہ بہت بلند ہے اور وہ ایک نہایت ہی مبارک وجود ہے چنانچہ ان کی اپنی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے ہم پر بہت تنگی کا وقت تھا مگر آپؐ کے آنے کے ساتھ یہ تنگی فراخی سے بدل گئی۔ اور ہماری ہر چیز میں برکت نظر آنے لگی۔ بہرحال جب آپؐ کی عمر چار سال کی ہوئی تو حلیمہ آپؐ کو واپس لا کر آپؐ کی والدہ کے سپرد کر گئیں۔ یہ چار سالہ خدمت حلیمہ کی کوئی معمولی خدمت نہ تھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو چھوٹی سے چھوٹی خدمت کو بھی فراموش نہ کرتے تھے۔ چنانچہ آپؐ نے عمر بھر حلیمہ کی یہ خدمت یاد رکھی اور ہمیشہ ان کے ساتھ نہایت اعلےٰ سلوک کیا۔ چنانچہ جب ملک میں ایک دفعہ قحط پڑا اور حلیمہ مکّہ میں آئیں تو آپؐ نے انہیں چالیس بکریاں اور ایک اونٹ عطا فرمایا۔ زمانۂ نبوت میں وہ ایک دفعہ آئیں تو آپؐ اسے دیکھتے ہی "میری ماں۔ میری ماں" کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور اپنے اوپر کی چادر اتار کر ان کے لئے بچھائی۔ پھر جب جنگِ حنین میں قبیلہ ہوازن کے ہزارہا قیدی پکڑے ہوئے آئے تو آپؐ نے ان سب کو رہا کر دیا اور اپنی رضاعی بہن کو جو ان قیدیوں میں آئی تھی انعام سے مالا مال کر کے واپس کیا۔

جب آپؐ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو آپؐ کی والدہ بی بی آمنہ اپنے رشتہ داروں سے ملنے یثرب گئیں۔ قریباً ایک ماہ کے قیام کے بعد آمنہ واپس روانہ ہوئیں تو راستہ میں بیمار ہو گئیں اور مقامِ ابوا میں انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئیں۔ والدہ کی وفات ہوئی تو آپؐ یتیمی کی پوری پوری حالت میں آ گئے۔ اسکے بعد آپؐ کے دادا عبد المطلب نے براہِ راست آپؐ کو اپنی کفالت میں لے لیا۔ عبد المطلب آپؐ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ اسی محبت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دن گزر رہے تھے کہ عبد المطلب کو بھی پیغامِ اجل آ گیا۔ یہ تیسرا صدمہ تھا جو آپؐ کو بچپن میں اٹھانا پڑا۔ اس وقت آپؐ کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ عبد المطلب نے اپنی وفات کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے بیٹے ابو طالب کی کفالت میں دیا۔ اور ان کو آپؐ کا خاص خیال رکھنے کی وصیت کی۔ چنانچہ اس وقت سے آپؐ اپنے چچا ابو طالب کی کفالت میں رہنے لگے۔ ابو طالب نے اپنے والد کی وصیت پر نہایت دیانت اور خوبی سے عمل کیا اور اپنے بچّوں سے بڑھ کر آپؐ کو عزیز رکھا۔ ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھتے تھے اور رات کے وقت بھی عموماً اپنے ساتھ ہی سلاتے تھے۔ قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس زندگی کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:۔

الم یجدک یتیما فآویٰ

یعنی کیا خدا تعالےٰ نے تجھے یتیم پا کر اپنے زیرِ سایہ پناہ نہیں دی۔

اوّل تو آپؐ کے دادا عبد المطلب کے دل میں آپؐ کی غیر معمولی طور پر محبت پیدا کر دی پھر آپؐ کو محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے دائی حلیمہ ملی تو اسکے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی محبت ڈال دی کہ آپؐ کا دم بھر کیلئے آنکھوں سے اوجھل ہونا اس پر سخت گراں گزرتا اور وہ آپؐ کی محبت میں بے تاب ہو جاتیں پھر جب عبد المطلب فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے چچا ابو طالب کے دل میں آپؐ کی محبت ڈال دی اور انہوں نے اپنے بچّوں سے بھی زیادہ آپؐ سے محبت کی اور اپنے یتیم بھتیجے کو انتہائی محبت کے جذبات کے ماتحت پالا۔

آپؐ ابو طالب کے پاس ہی رہتے تھے آپؐ کی عمر اب بارہ سال کے قریب ہو چکی تھی عرب میں بچوں کو عموماً مویشی چرانے کے کام میں لگا دیتے تھے آپؐ نے بھی اس زمانہ میں بکریاں چرائیں۔ زمانۂ نبوت میں آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ

"بکریاں چرانا بھی انبیاء کی سُنّت ہے اور مَیں نے بھی بکریاں چرائی ہیں۔"

حلف الفضول

قدیم زمانہ میں عرب کے بعض شریف دل لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ باہم مل کر عہد کیا جائے کہ ہم ہمیشہ حقدار کو اس کا حق حاصل کرنے میں مدد دیں گے اور ظالم کو ظلم سے روکیں گے۔ اس تجویز کے محرک ایسے اشخاص تھے جن کے ناموں میں فضل کا لفظ آتا تھا۔ عربی زبان میں عہد نامہ کو حِلف کہتے ہیں اور فضل کی جمع فضول ہے اس لئے یہ عہد "حلف الفضول" کے نام سے مشہور ہو گیا یعنی فضل نامی لوگوں کا عہد۔

یہ عہد کرنے والے لوگ تو اب موجود نہیں تھے مگر اس کا تذکرہ لوگوں کی زبان پر آ جاتا تھا۔ حربِ فجار سے متاثر ہو کر جو چند یوم قبل لڑی گئی تھی قریش کے بعض لوگ عبد اللہ بن جدعان کے مکان میں جمع ہوئے اور سب نے اتفاق کر کے حلف الفضول کی تجدید کی اور قسمیں کھائیں کہ ہم ہمیشہ ظلم کو روکیں گے اور مظلوم کی مدد کریں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس موقعہ پر موجود تھے اور شریکِ معاہدہ تھے۔ زمانۂ نبوت میں آپؐ نے ایک دفعہ فرمایا کہ عبد اللہ بن جدعان کے مکان پر میں ایک ایسی قسم میں شریک ہوا تھا۔

"کہ جس کے مقابل میں مجھے سُرخ اونٹ بھی ملیں تو نہ لوں" (باقی)

"لودعیت الآن لاجبت"

یہ اگر آج اسلام کے زمانہ میں بھی مجھے کوئی اس کی طرف بلاتے تو میں اس پر لبیک کہونگا۔

حلیہ مبارک

آنحضرت صلی علیہ وسلم کا حلیہ مبارک یہ تھا کہ آپ میانہ قد تھے۔ آپ کا رنگ بہت خوبصورت تھا۔ نہ تو بالکل سفید جیسے سرد ممالک کے لوگوں کا ہوتا ہے۔ اور نہ ہی گندم گوں سر کے بال نہ تو گھنگھرالے تھے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ کسی قدر خمدار تھے۔ داڑھی گھنی اور خوبصورت تھی۔ جسم نازک اور ملائم تھا۔ آپ کے جسم اور پسینہ میں ایک قسم کی خوشبو آتی تھی سر بڑا تھا۔ سینہ فراخ۔ ہاتھ پاؤں بھرے بھرے۔ ہتھیلیاں چوڑی۔ چہرہ گول۔ پیشانی روشن اور اونچی۔ آنکھیں سیاہ اور روشن۔ چلنے میں وقار تھا۔ مگر عموماً تیزی کے ساتھ قدم اٹھاتا تھا۔ گفتگو میں آہستگی ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ اگر سننے والا چاہے تو آپ کے الفاظ گن سکتا ہے۔ انگلستان کا مشہور مورخ سر ولیم میور آپ کا حلیہ بیان کرکے لکھتا ہے:۔

"آپ کا سردارانہ رنگ ڈھنگ ایک اجنبی شخص کے دل میں کچھ ایسا رعب پیدا کر دیتا تھا جو الفاظ میں نہیں بیان کیا جاسکتا۔ لیکن جب اسے آپ کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملتا تھا اور وہ آپ سے واقف ہو جاتا تھا تو اس کے دل میں بجائے ڈر اور خوف کے عقیدت اور محبت کے جذبات پیدا ہونے لگتے تھے۔"

(لائف آف محمد صفحہ ۲۵)

تجارت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جوان ہوئے ابو طالب کی خواہش اور تحریک پر آپ نے تجارت کا کاروبار شروع فرمایا۔ مکہ سے تجارت کے قافلے مختلف علاقوں کی طرف جاتے تھے۔ جنوب میں یمن اور شمال میں شام کی طرف تو باقاعدہ تجارت کا سلسلہ جاری تھا اس کے علاوہ بحرین وغیرہ کے ساتھ بھی تجارت تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عموماً ان سب ملکوں میں تجارت کی غرض سے گئے۔ اور ہر دفعہ نہایت دیانت امانت۔ خوش اسلوبی اور ہنرمندی کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کیا۔ مکہ میں لوگوں کے ساتھ آپ کا معاملہ پڑا تو وہ سب آپ کی تعریف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ مکہ میں آپ کا نام "امین" مشہور ہو گیا۔ آپ کی امانت دیانت کی وجہ سے سب لوگ آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ اور آپ کو نہایت راستباز اور

صادق القول یقین کرتے تھے۔

خدیجہ سے شادی

آپ کی دیانت و امانت اور حسن اخلاق کی شہرت خدیجہ بنت خویلد تک بھی پہونچی جو قبیلہ بنو اسد کی ایک بیوہ اور مالدار خاتون تھیں۔ خدیجہؓ نے ابو طالب سے کہا کہ وہ اپنے بھتیجے سے کہیں کہ شام کی طرف جانے والے قافلہ میں جو اس کا مال جا رہا ہے۔ وہ اس کی نگرانی کا کام سنبھالیں۔ آنحضرت نے مان لیا اور آپ اس تجارتی قافلے کے ساتھ شام کی طرف گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی عطا فرمائی اور غیر معمولی نفع کے ساتھ آپ لوٹے خدیجہ نے ایک ایک غلام کو بلا کر اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات دریافت کئے ہر غلام نے تعریف کی۔ اور کہا کہ ہم نے اس جیسا دیانتدار اور با اخلاق انسان اور کوئی نہیں دیکھا۔ ان سب نے بالاتفاق شہادت دی کہ انہوں نے نہ صرف خود کوئی مال کھایا۔ بلکہ ہمیں بھی ناجائز طور پر کوئی تصرف نہیں کرنے دیا جو رقم ان کے لئے مقرر تھی صرف وہی لیتے تھے اور اس رقم میں سے کھانا بھی کھاتے تھے۔ اس سے زائد انہوں نے ایک پیسہ بھی نہیں لیا۔

یہی وہ حالات تھے جن کو دیکھکر حضرت خدیجہ اس قدر متاثر ہوئیں کہ انہوں نے آپ کو شادی کا پیغام بھجوا دیا آپ نے ابو طالب سے مشورہ کرکے منظور فرمایا اور حضرت خدیجہ کے ساتھ آپ کی شادی ہو گئی۔ شادی کے وقت آپ کی عمر پچیس سال کی تھی اور حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس کی تھی۔

آپ کی غرباء پروری

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایک مالدار خاتون تھیں انہوں نے شادی کے بعد عدیم المثال قربانی کا نمونہ دکھایا کہ اپنا سب مال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرما دیا اور آپ کو اختیار دے دیا کہ آپ اس مال میں جس طرح چاہیں تصرف فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود یتیم تھے مگر چونکہ آپ کے دل میں غرباء کی محبت اور خدمت کا انتہا جذبہ موجود تھا۔ آپ یہ چاہتے تھے کہ ان کی غربت کو دور کرنے کا کوئی سامان آپ کو مل جائے۔ اس لئے جب حضرت خدیجہ نے اپنا سارا مال حضورؐ کو دے دیا تو آپ نے وہ ڈھیروں کا ڈھیر مال خوشی خوشی غرباء و یتامیٰ اور مساکین میں تقسیم کر دیا۔

(لیڈر بقیہ صفحہ ۲)

میں فرمایا ہے۔ خدا تعالےٰ کے نیک بندے غم اور خوف کے وقت خدا سے الہام پاتے ہیں اور فرشتے اتر کر ان کی تسلی کرتے ہیں اور پھر ایک اور آیت میں فرمایا ہے۔

لهم البشرىٰ في الحيوٰة الدنيا وفي الاخرة

یعنی خدا کے دوستوں کو الہام اور خدا کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس دنیا میں خوشخبری ملتی ہے اور آئندہ زندگی میں بھی ملے گی"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸۶، ۱۸۷/ ۱۸۸)

اس سے ثابت ہوا کہ حقیقی تشفی انسان کی اس وقت ہوتی جب خود اللہ تعالےٰ اس سے کلام کرتا ہے اور یہ مان لیتا ہے کہ ایسی ہستی فی الواقعہ موجود ہے۔ جو شخص یہ عرفان حاصل کرتا ہے وہ دین کو دنیا پر مقدم کرتا ہے اور یہی اسلام کا مقصد ہے اسی طرح انسان صحیح شاہراہ پر گامزن ہوتا ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ یہی مقصد لے کر کھڑی ہوئی ہے کہ دنیا کو حقیقی دین کی طرف متوجہ کرے۔ جو یہی ہے۔ کہ انسان دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ تاکہ وہ صحیح معنوں میں ارتقائے حیات کی منازل طے کرنے کے لائق ہو جائے اور دنیا بھی بہشت کا نمونہ بن جائے۔

میاں فضل الٰہی صاحب کتب فروش مرحوم آف لالہ موسیٰ کا ذکر خیر

میاں فضل الٰہی صاحب تقریباً تین چار سال سے گھبراہٹ۔ بے چینی اور دل کی تکلیف سے بیمار چلے آرہے تھے۔ بہت علاج معالجہ کیا لیکن کوئی آرام نہ آیا بلکہ بیماری کی تشخیص بھی نہ ہو سکی۔ دو ماہ کا عرصہ ہوا کہ محض خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت صاحب اور بزرگوں کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر شفایاب ہو گئے۔ خوب چل پھر لیتے تھے۔ خوراک بھی اچھی کھا لیتے تھے نمازیں بھی باقاعدہ باجماعت پڑھ لیتے تھے جن احباب نے ان کی بیماری کو دیکھا ہے۔ وہ حیران ہوتے تھے اور کہتے تھے۔ یہ محض حضرت صاحب کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ مورخہ ۲۴/۶/۶۶ کو نماز ظہر ادا کرنے کے بعد فرمانے لگے کہ کچھ گھبراہٹ گرمی کی وجہ سے معلوم ہوتی ہے۔ گھر جا کر شربت استعمال کیا۔ رات کو بخار کی حرارت اور دائیں طرف چھاتی میں درد ہونے لگا۔ مورخہ ۲۶/۶/۶۶ بعد نماز جمعہ محترم میجر ڈاکٹر عبد الحق صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر ہیلتھ ضلع گجرات اور محترم ڈاکٹر انیس محمد حسن صاحب ہیلتھ آفیسر کمیٹی ہسپتال نے معائنہ فرمایا تو محترم میجر صاحب نے فرمایا کہ نمونیا کی شکایت ہو گئی ہے۔ دوسرے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ان کو ہسپتال داخل کرایا جاوے تاکہ علاج اچھی طرح ہو سکے۔ مگر میاں صاحب رضامند نہ ہوئے مورخہ ۲۸/۶/۶۶ کو فجر کی نماز کے بعد احباب جماعت بیمار پرسی کے واسطے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے سب دوستوں سے مصافحہ کیا اور باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ آج مجھے ہسپتال سائیکل پر بٹھا کر لے چلیں اور ڈاکٹر صاحب سے مشورہ کریں کہ میں کتنے بجے ہسپتال آجاؤں۔ جب بندہ واپس آیا تو حالت خراب ہو گئی تھی دو منٹ کے بعد اپنے مالک حقیقی کو جا ملے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ تمام عمر آنریری طور پر خادم مسجد کے فرائض ادا کرتے رہے ہیں چونکہ مسجد کے بالکل قریب رہائش رکھتے تھے۔ ہمیشہ اردگرد کے گاؤں والے احمدی احباب قادیان اور ربوہ تشریف لے جانے والے اور اسی طرح واپسی پر ان کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ بہت خندہ پیشانی سے مہمان نوازی کرتے تھے حتیٰ کہ ٹکٹ خریدنے میں بھی مدد کرتے اور گاڑی پر سوار بھی کراتے۔

مسجد احمدیہ لالہ موسیٰ کی زمین گندے پانی کا نکاس تھا جس سے مسجد کی زمین کو بہت نقصان تھا۔ انیس سال تک اسی جدوجہد میں مصروف رہے اور بالا افسروں سے ملکر اور بذریعہ درخواستیں عرض کرتے رہے کہ پانی کا نکاس دوسرے راستہ ہو جائے لیکن افسران بالا رضامند نہ ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ حضور کی دعا سے پانی کا نکاس دوسری طرف ہو گیا۔ آپ باوجود ان پڑھ ہونے کے جماعت کے پریذیڈنٹ بھی رہے اور لاجبریری کا انتظام بھی کیا۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ اخبار الفضل منگواتے اور غیر از جماعت دوستوں سے پڑھا کر سنتے۔ اکثر غیر از جماعت دوستوں سے چندہ لیکر مرکز میں ارسال کرتے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ (مرزا اللہ دتا ساقی پریذیڈنٹ)

درخواست دعا

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے پینتالیس (۴۵) احمدی طلباء ۸ جولائی سے شروع ہونیوالے سالانہ امتحانات میں شرکت کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان سب طلباء کی امتیازی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک لال خان مہتمم اسلامی اخراجات پریذیڈنٹ)

توجہ طلب امور

قیادتِ ایثار کی طرف سے بذریعہ خطوط درخواست کی گئی ہے کہ سہ ماہی رواں میں تین امور کی طرف خصوصی توجہ دی جائے۔ زعماء کرام انصار اللہ اپنے ماحول اور حلقہ کا اس رنگ میں جائزہ لینے کا پروگرام بنائیں کہ اس سہ ماہی کے اختتام پر وہ حتمی طور پر کہہ سکیں کہ کسی ایک کو بھی بوجہ غربت فاقہ نہیں کرنا پڑا۔ دوسرے نمبر پر جسم و گھر اور ماحول کی صفائی کی طرف سنجیدگی سے توجہ فرمائیں۔ کیونکہ روحانی ترقی کے لئے صفائی کو ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ مگر اس سلسلہ میں ہمارے معیار کو ہرگز تسلی بخش قرار نہیں دیا جا سکتا۔ تیسرے نمبر پر موسم برسات میں زیادہ سے زیادہ پودے لگانے کا سوال ہے۔ اور اس کے لئے ابھی سے باقاعدہ پروگرام کے تحت تیاری شروع کر دینی چاہیئے

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (نائب قائد ایثار)

جماعت ہائے احمدیہ گوجرانوالہ کیلئے

۱۔ تمام پریذیڈنٹ صاحبان کے لئے بطور یاددہانی یہ اعلان کیا جاتا ہے، کہ ہونہار میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوا دیں۔

۲۔ فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ زیادہ سے زیادہ وعدہ جات لے کر ½ حصہ کی وصولی اس ماہ کے آخر تک ضرور ہونی چاہیئے۔

(میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

نیک نمونہ: مکرم قاضی نذر محمد صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۔۔۔ ضلع گوجرانوالہ نے میری تحریک پر سگریٹ نوشی ترک کر دی ہے۔

احباب کرام ان کی دینی و دنیوی ترقیات اور نیک کاموں میں مسابقت کی توفیق ملنے کی دعا فرماویں (خاکسار سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

دعائے مغفرت: میرا چھوٹا بچہ عمر چار سال دماغ کی ورید پھٹ جانے سے ایک رات بیمار رہ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بچہ بہت ہونہار تھا۔ اسکی اچانک موت نے اسکی والدہ کے دل و دماغ پر گہرا اثر کیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین بالخصوص اس کی والدہ کو صبر عطا فرماوے (سید عبد الغفور ۹۹ اعجاز آباد سیر چوہدری روڈ راولپنڈی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ۲۶/۶/۶۶ کو میرے بھائی محمد دین صاحب کو سیالکوٹ میں شدید چوٹ آئی ہے۔ اسکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قریشی نور الحسن سیکرٹری مال انجمن احمدیہ کوٹلی ہرنارائن)

۲۔ ایک دعویٰ دیوانی مجھ پر دائر ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دار الشفاء چوک تھانہ گوجرانوالہ

۳۔ میرے والد ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز میری والدہ بھی اکثر بیمار رہتی ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (والدہ قریشی منیر احمد خان دار الرحمت وسطی ربوہ)

۴۔ خاکسار ایک عرصہ سے معدے اور دونوں ٹانگوں میں زخم کی وجہ سے علیل ہے۔ اب عرصہ ڈیڑھ ماہ سے سول ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہوں۔ عنقریب اپریشن ہونے والا ہے

(رشید احمد سیکرٹری مال محلہ رحمت علی)

۵۔ عزیزم ڈاکٹر عبد الغفور روزاہد بسلسلہ ملازمت سعودی عرب روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان کی بخیریت پہنچ جانے اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار عبد الرحمٰن صراف از منڈی ووڈالہ روڈ ضلع لائلپور)

۶۔ میری ہمشیرہ عزیزہ نسا کو چند دنوں سے بخار ہے۔ چھوٹی بہن ریحانہ کو ترکہ کچھ دنوں سے رگوں کے شدید دورے پڑ رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم کو سخت پریشانی ہے درخواست دعا ہے (خاکسارہ فوزیہ بیگم بنت میر ظفر علی صاحب وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ) ۲

زعماء انصار اللہ سے ضروری گذارش

قیادت اصلاح وارشاد کا لائحہ عمل ملاحظہ کیجئے

مجلس انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹوں میں اصلاح وارشاد سے متعلق مساعی کا جائزہ لیتے ہوئے یہ تاثر قائم ہوتا ہے کہ اصلاح وارشاد کی مساعی درج کرتے وقت قیادت ہذا کا لائحہ عمل مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ اسی لئے کچھ عرصہ قبل یہ درخواست کی گئی تھی کہ سال رواں کا لائحہ عمل جلی حروف میں لکھوا کر کسی مناسب جماعتی مقام پر آویزاں کر دیا جائے۔ مجالس کی راہنمائی کے لئے ذیل میں پھر قیادت اصلاح وارشاد کا چار نکاتی لائحہ عمل درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ ہر رکن مجلس کو تحریک کی جائے کہ وہ کم از کم ایک شخص کو زیر ارشاد رکھے اور اس کے متعلق باقاعدہ رپورٹ حاصل کی جاتی رہے۔

۲۔ ہر رکن مجلس کو تحریک کی جائے کہ دوران سال کم از کم بیس افراد تک سلسلہ کا شائع کردہ لٹریچر پہنچائے۔

۳۔ دوران سال عام اجلاس کر کے جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق جو غلط فہمیاں ہیں ان کے ازالہ کے لئے ایک پروگرام کے مطابق مناسب تقاریر کرائی جائیں۔

۴۔ دوران سال مجلس کی طرف سے منائے جانے والے ہفتہ میں عیسائیت کے عقائد کی وضاحت کی جائے۔ نیز اسلام پر اعتراضات اور ان کے جوابات سے دوستوں کو آگاہ کیا جائے۔ اور ہفتہ ختم ہونے پر احباب کا زبانی امتحان لیا جائے۔

(قائد اصلاح وارشاد)

امتحان مقابلہ برائے انتخاب ٹیلی کمیونیکیشن ٹیکنیشنز

وسط اگست ۶۶ء میں لاہور۔ لائلپور۔ ملتان راولپنڈی پشاور میں

شرائط:۔ میٹرک سائنس۔ عمر ½۱۷ تا ۲۱ سال

عرصہ ٹریننگ دو سال یا زائد۔ الاؤنس دوران ٹریننگ ۔/۱۱۵ ماہوار سال اول میں ۔/۱۲۵ ماہوار بعد میں۔ ٹیکنیشن مقرر ہونے پر تنخواہ ۱۳۵۔۷۔۱۷۰۔۱۰۔۲۷۰۔۱۵۔۳۱۵۔ الاؤنسز علاوہ

درخواستیں مجوزہ فارم قیمتی پانچ روپے مع پوسٹل آرڈر دس روپے بطور فیس امتحان بنام جنرل مینیجر فارورڈ ٹیلی کمیونیکیشن ریجن لاہور ۱۰/۷/۶۶ تک۔

پ ۔ ٹ ۶/۶/۶۶ ۔ ۱۳/۶/۶۶

(ناظر تعلیم)

۴

۷۔ خاکسار کی بھانجی عزیزہ امۃ المتین متعلمہ ایم ایس سی لاہور کا سالانہ امتحان ہونے والا ہے۔ مگر وہ بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے سخت فکر ہے۔ احباب جماعت عزیزہ کی کامل صحت اور امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

آڈیٹر تحریک جدید ربوہ

۸۔ میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے اور اسے دل کی تکلیف ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں (ملک محمد دین خادم کارکن دفتر آبادی)

۹۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

(نصیر احمد برادرم نور محمد ایڈووکیٹ لاہور)

۱۰۔ میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (رفیق احمد بھوکہ خاص ضلع منٹگمری)

۱۱۔ خاکسار کے ایک بیٹے نے ایم۔ اے اور دوسرے نے بی۔ ایس۔ سی انجینئرنگ کا امتحان دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شفیق الرحمٰن بی اے۔ بی ٹی سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھیرہ)

۱۲۔ میری امی جان محترمہ عرصہ دراز سے دماغی عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ گذشتہ سال ان کو آرام آ گیا۔ مگر اب پھر چند یوم سے مرض عود کر آئی ہے۔ جس کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ میری امی محترمہ کے لئے دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ و شفاء عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (ادریس احمد فاروقی مہاجر کالونی ۔۔۔)

وصایا

ضروری نوٹ:- ۱- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- موصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زعماء انصار اللہ سے گزارش

سال رواں کی پہلی ششماہی ختم ہو رہی ہے اس وقت تک تمام مجالس کو اپنے ذمہ کا نصف چندہ ادا کر دینا چاہیئے تھا۔ بعض مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی لہذا تمام زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس کمی کو پورا کرنے کی طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

۲- ہمارے زمیندار بھائی اپنے ذمہ کا چندہ بالعموم فصل کی برداشت پر ادا کیا کرتے ہیں۔ اس لئے زعماء انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ فصل کی برداشت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اراکین انصار اللہ سے ان کے ذمہ کا چندہ وصول کر کے جلد تر مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار نے امسال انٹر سائنس کا امتحان کراچی بورڈ سے دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے۔

(امتہ الکریم لقا لودی کراچی)

مسل نمبر ۱۲۲۹۵:- میں طیبہ کوثر بنت عنایت کوثر قوم سیّد پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن جے-۵/۱۵۲۵ موہن لال داگ جھا بلڈنگ رنچھوڑ لائن سنٹرل پوسٹ آفس ڈاک خانہ کراچی نمبر ۱ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں تعلیم حاصل کرتی ہوں اور مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پندرہ روپے (۱۵/-) ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ:- طیبہ کوثر۔ بقلم خود

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:- بشیر الدین احمد کانپوری سیکرٹری مال ناظم آباد شمالی۔ کراچی۔

مسل نمبر ۱۲۲۹۶:- میں ناصر فرحت زوجہ شیخ حمید احمد رشید صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹-A خلیل بلڈنگ کے ڈی اے سکیم نمبر ۱ محمد علی سوسائٹی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۴/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱- میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچ ہزار (۵۰۰۰/-) روپے ہے۔

۲- میرا زیور بتفصیل ذیل ہے:-

(۱) گلوبند طلائی ایک عدد وزن ۳ تولہ
(۲) کنٹھے طلائی ایک جوڑی وزن ۱½ تولہ
(۳) لاکٹ طلائی ایک عدد وزن ۲½ تولہ
(۴) چوڑیاں طلائی ۶ عدد وزن ۶ تولہ
(۵) انگوٹھیاں طلائی ۲ عدد وزن ۱ تولہ

جملہ وزن ۱۴ تولہ اور قیمت مبلغ ۱۷۵۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر اور زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۳- مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامتہ:- ناصر فرحت بقلم خود

گواہ شد:- ایم۔ اسلم۔ امتیاز۔ ولد صوفی محمد الدین صاحب زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ سوسائٹی کراچی۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

ھو الشافی

بواسیر (PILES)

خونی ہو یا بادی "پائلز کیور" (PILES CURE) کی چار خوراکوں سے ختم ہو جاتی ہے قیمت -/۱۰ پہلی دو آزمائشی خوراک -/۳ روپیہ ہیں۔

ڈاکٹر راجہ ھومیو اینڈ کمپنی
کیوریٹو میڈیسن رجسٹرڈ ۳ کمرشل بلڈنگز دی مال لاہور

نمبر ۱۲۲۹۷:- میں شیخ حمید احمد رشید ولد شیخ مسعود احمد رشید صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن ۹-A خلیل بلڈنگ کے ڈی اے سکیم محمد علی سوسائٹی کراچی نمبر ۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

۱- میرا ایک پلاٹ سکنی واقع محلہ دار الصدر غربی ربوہ میں ہے جس کی قیمت مبلغ ۳۰۰۰ روپے ہے اس کا رقبہ دو کنال ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

۲- میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ آٹھ صد روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- شیخ حمید احمد رشید بقلم خود

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:- ایم اسلم امتیاز۔ ولد صوفی محمد الدین صاحب زعیم خدام الاحمدیہ۔ حلقہ سوسائٹی کراچی۔

جماعت کے ہر طبقہ کی تربیت کا علمبردار ماہنامہ انصار اللہ ربوہ اس کی خریداری قبول فرمائیں

قیمت سالانہ ۶ روپے
(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جو لوگ خدا کی راہ میں اپنا مال خرچ نہیں کرتے وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں

ایسے لوگوں کو خدا کی نصرت اور اس کے پاک بندوں کی دعائیں حاصل نہیں ہوتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (البقرہ ۲۷۱) کی تفسیر میں سے علی الخصوص اس کے آخری حصہ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

" وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ کہہ کر اس طرف توجہ دلائی کہ کسی کے زیادہ دوست ہوتے ہیں اور کسی کے کم۔ مگر ظالم ایسا ہوتا ہے کہ جب اسے دنیوی مدد کی ضرورت ہوتی ہے تو جو لوگ اسے مدد دے سکتے ہیں وہ بھی نہیں دیتے اور اس سے الگ ہو جاتے ہیں اور اگر روحانی نقطۂ نگاہ لو تو اصل مددگار خدا تعالیٰ اور اس کے ملائکہ ہیں۔ یا صلحا اور اولیاء ہیں۔ مگر ظالم کو ان میں سے کسی کی مدد میسر نہیں آتی۔ اور وہ بے یار و مددگار رہ کر اپنے جرم کی سزا پاتا ہے۔ اس جگہ ظالم سے وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور بخل کا شکار رہتے ہیں یا ڈرتے ہیں کہ اگر انہوں نے مال خرچ کیا تو وہ مفلس اور کنگال ہو جائیں گے اور اس طرح اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں فرماتا ہے یہ نقطۂ نگاہ دنیوی لحاظ سے بھی غلط ہے اور روحانی لحاظ سے بھی۔ دنیا میں جو دوسروں کے لئے روپیہ خرچ کرتا ہے اور رفاہ عامہ کے کاموں میں حصہ لیتا ہے ضرورت پڑنے پر اور لوگ بھی اس کی مدد کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں یا کم سے کم اس سے ہمدردی رکھتے اور اس کی اخلاقی مدد کرتے ہیں۔ مگر غرباء کی مدد سے ہاتھ کھینچنے والے اور دوسروں کی تکالیف میں ہمدردی اور غمخواری نہ کرنے والے خوشحالی میں تو مست رہتے ہیں مگر جب ان پر مصائب اور آفات آتی ہیں تو لوگ ان سے کسی قسم کی ہمدردی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے حالانکہ ہر انسان خواہ کتنا بڑا ہو مصیبت میں دوسروں کی ہمدردی اور محبت اور اعانت کا محتاج ہوتا ہے۔ اور اگر روحانی نقطۂ نگاہ لو تو یہ تو واضح ہی ہے کہ جس شخص نے خدا کے لئے روپیہ خرچ نہ کیا یا قوم کے غرباء کی پرورش اور ان کی بہبودی کا خیال نہ رکھا اسے خدا اور اس کے ملائکہ کی نصرت اور اس کے پاک بندوں کی دعائیں کیسے حاصل ہو سکتی ہیں وہ ان تمام نعمتوں سے محروم رہے گا اور اپنے ہاتھوں اپنی تباہی مول لے گا۔"

(تفسیر سورہ بقرہ ص ۶۲۰-۶۲۱)

تقرر امیر علاقائی سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر ضلع سرگودھا کو امیر علاقائی سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور مقرر فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

اشاعت لٹریچر انصار اللہ!

اس سال اشاعت لٹریچر کا بجٹ چار ہزار روپے منظور ہوا تھا مجلس انصار اللہ لٹریچر کی اشاعت کے سلسلہ میں مفید کام کر رہی ہے اس سلسلہ میں آپ کے تعاون کی فوری ضرورت ہے اس لئے تمام اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ چندہ کی یہ قسم جلد از جلد فراہم کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ کے مالی سال کا نصف اول ختم ہونے کو ہے تمام مجالس کے زعماء اپنی اپنی مجالس کے بجٹ اور وصولی کا جائزہ لیں اور اپنے ذمہ کا بقایا جلد مرکز میں بھجوا دیں

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

ربوہ میں یوم سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ اول)

بعد ازاں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور امن عالم" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں آپ نے امن عالم کے قیام کے سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عدیم النظیر کارناموں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے علی الخصوص مساوات انسانی اور معاہدات کی پابندی سے متعلق اسلامی تعلیم پیش کر کے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی اس تعلیم پر کس عظمت و شان کے ساتھ عمل پیرا ہو کر دکھایا اور اس طرح دنیا میں قیام امن کی راہ ہموار کر دکھائی، آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ کے نہایت ہی ایمان افروز متعدد واقعات پیش کر کے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امن کے پیامبر تھے اور دنیا کو امن دینے کے لئے ہی تشریف لائے تھے حضور نے اپنے اسوۂ حسنہ سے امن عالم کی حقیقی روح اور حقیقی بنیادات قائم کر دکھائی۔

آخر میں صدر جلسہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق عالیہ پر ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضور کے مقام ذی شان کی رفعت واضح کرنے کے بعد آنحضور کے اخلاق عالیہ کے چند نمونے پیش کر کے ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات میں ہر خلق اپنے کمال کو پہنچا ہوا تھا۔

دوران جلسہ مکرم جناب نور محمد صاحب نسیم سیفی اور مکرم مبارک احمد صاحب عابد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنی نعتیں پیش کر کے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ مکرم محمد احمد صاحب انور ایم اے نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور نعت علیک الصلوٰۃ علیک السلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اس نعت کے دوران میں پوری مسجد درود و سلام کی خوش آئند آوازوں سے گونجتی رہی۔

بالآخر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

مجلس انصار اللہ کا گیارہواں مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ کے آئندہ مرکزی اجتماع کے لئے

۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر

بروز جمعہ ہفتہ - اتوار

کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ انصار کو چاہیئے کہ ابھی سے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے بھائی علیم الدین صاحب کی صحت لمبا عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے والدین سخت پریشان ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(اشارت احمد ٹیچر ہائی سکول۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۵۲۰